www.KitaboSunnat.com



# نعت گوئی کے آداب اور حدودِ شرعیہ

مکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

نعت نبوی، معروف صنفِ سخن ہے۔ مسلمان ہی نہیں غیر مسلم شعراء نے بھی بارگاہ نبوت میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا ہے۔ نعت گوئی کے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر شرعی اعتبار سے روشنی ڈال کر رہنمائی فرمائیے!

۱۔ نعت گو شعراء عام طور پر مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ مبالغہ کس حد تک جائز ہے؟

۲۔ عام نعت گو شعراء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست تخاطب کرتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے اگر جواب اثبات میں ہو تو بالتفصیل وضاحت فرمائیں۔

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ والسلام

دعا خواہ

اختر راہی ۲۹/۸/۷۵

۸ ستمبر ۱۹۷۵ء

★ مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی

محترمی و مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ صرف نعت ہی نہیں ہر طرح کے کلام میں مبالغہ صرف اس حد تک جائز ہے کہ اس کے پیچھے یا اس کے نیچے اصل حقیقت بالکل چھپ کر یا دب کر نہ رہ جائے بلکہ ہر سامع و قاری بآسانی سمجھ لے کہ حقیقتِ نفس الامری کیا ہے جسے مبالغے کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر یہ شعر ہے۔

حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس شعر کے پہلے مصرع میں مبالغہ تو ہے لیکن دوسرے مصرعے نے یہ واضح کر دیا ہے کہ مقصودِ کلام یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات وصفات میں جامعیت اور ہمہ گیری تھی۔ دوسرا شعر یہ ہے۔

کیا شانِ احمد کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر چمن میں محمد کا نور ہے

اس شعر میں ایسا مبالغہ ہے جس کی اجازت ذاتِ باری کی شانِ وحدانیت وخلاقیت نہیں دیتی اور اس کے ڈانڈے شرک سے جا ملتے ہیں۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست تخاطب میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس کی پشت پر یہ عقیدہ کارفرما نہ ہو کہ آنحضورؐ ہر خطاب کو بلا واسطہ اور بلا استثناء اس طرح سن رہے ہیں جس طرح اس دنیا میں ایک متکلم دوسرے کا کلام سنتا ہے۔ اس کے بجائے اسے عالمِ تصور کا خطاب سمجھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا اور ہمارے ہدیۂ عقیدت کو اس قابل سمجھے گا تو آنحضورؐ تک اسے پہنچا دے گا۔

عام نعت گو شعراء جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معشوقِ نازنین فرض کر کے آپ کے سراپا کی تفصیل بیان کرتے ہیں اور آپؐ کے جسدِ عنصری بلکہ اعضائے مبارک کی تعریف کرتے ہیں۔ یہ اندازِ کلام ناپسندیدہ اور سوئے ادب کا پہلو رکھتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل ومحاسن بیان کرتے وقت وقار ومتانت اور تعظیم وتقدیس کی روش اختیار کرنی چاہیے۔

خاکسار
ابو امد علی

★ حضرت مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی

الجواب
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ مبالغہ ایسا جائز نہیں ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ نبوت اور مقامِ رسالت سے اٹھا کر الوہیت کے حدود میں داخل کر دیں۔ اس طرح کرنا ناجائز ہے۔ باقی مقامِ رسالت کے اندر ہر قسم کی تعریف جائز ہے۔ مثلاً عصمتِ انبیاء کے عقیدہ سے حسان بن ثابت کا یہ شعر۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

۲۔ اگر خطاب کرنے والا اس عقیدہ سے خطاب کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہیں تو پھر یہ حرام ہے۔ شرک وکفر تک پہنچ سکتا ہے۔ اگر صرف محبت کے اظہار کے لیے ہو یا درود وصلوٰۃ میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس لیے خطاب کرتے ہیں کہ فرشتے درود کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں تو اس صورت میں جائز و درست ہے۔

ابراہیم [illegible] جامعہ اسلامیہ [illegible]
[illegible]
گوجرانوالہ

★ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

الجواب ومنہ الصدق والصواب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنا نظم میں اور نثر میں بہت بڑی سعادت ہے اور بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ البتہ شریعت اسلامیہ میں چونکہ حدود کی رعایت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ لہٰذا نعت گوئی میں جھوٹ کی تو بالکل گنجائش نہیں اور ایسا مبالغہ جو حدود جھوٹ میں داخل ہو وہ بھی جائز نہیں، تشبیہ اور استعارہ کلام میں استعمال کر لیا جائے تو اس کی گنجائش ہے اور صیغہ حاضر سے خطاب کرنا اس عقیدے کے ساتھ تو بالکل ہی حرام ہے کہ آپ کو حاضر و ناظر سمجھا جائے اور اگر یہ عقیدہ نہ ہو بلکہ اس تصور و تخیل سے خطاب ہو کہ جیسے میں آستانہ میں حاضر ہوں تو اس کی گنجائش ہے مگر بچنا اس سے بھی افضل ہے کیونکہ بہت سے عوام اس طرح کے شعر سن کر حاضر و ناظر والے عقیدے ہی کی طرف ذہن لے جاتے ہیں۔

العبد محمد شفیع عفا اللہ عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۲۴/۱۲/۹۵ھ

دار الافتاء دار العلوم کراچی

۹۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ